گالی
ایک سنگین جرم
ایک خطرناک گناہ
www.KitaboSunnat.com
مؤلف
عبدالمنان راسخ
مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

گلدستہ احادیثِ صحیحہ

﴿کتابُ النَّھی عن السَّبِّ والشَّتمِ﴾

ایک سنگین جرم............ایک خطرناک گناہ

مؤلف

عبدالمنان راسخ

غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولأساتذتہ

ترتیب مواد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کے اس پرفتن دور میں اصلاح معاشرہ کے موضوع پہ جو کچھ بھی لکھا جائے میں اسے جہاد تصور کرتا ہوں۔ ہمارا معاشرہ اخلاقی طور پر اس قدر دیوالیہ ہو چکا ہے کہ مسجد و محراب سے بھی اخلاق سے عاری گفتگو سننے کو مل رہی ہے۔ مسلک و فرقہ کو بنیاد بنا کر ایک دوسرے کو گالیاں دینا معمول بن چکا ہے۔

عوام الناس کا یہ حال ہے کہ ان کی گفتگو میں ماں بہن کا نام لے کر ایسی ایسی گالیاں دی جاتی ہیں جن کو سن کر سلیم الطبع آدمی شدید کرب میں مبتلا ہو جاتا ہے، مگر گالیاں دینے والے اور سننے والے اس سے ذرہ بھی بدمزہ نہیں ہوتے۔

قرآن و سنت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دِن لوگوں کی اکثریت صرف اپنی زبان کی وجہ سے جہنم میں اوندھے منہ پڑی ہوگی۔

علم و تحقیق کی دنیا میں بڑے بڑے پیچیدہ موضوعات پہ کتابیں اور مقالات شائع ہو رہے ہیں مگر اصلاح معاشرہ کے موضوع پہ نہ تو خطبات سننے کو ملتے ہیں نہ پڑھنے کو کتابیں۔ ان حالات میں مولانا عبدالرحمان راسخ مرحوم کے صاحبزادے جناب مولانا عبدالمنان راسخ نے ''گالی'' کے موضوع پہ نہایت مفید کتاب لکھ کرامت کی رہنمائی بھی کی ہے اور احسان بھی، حقیقی بات ہے مولانا کی ابتدائی کتب دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ شاید اصول فقہ اور اصول حدیث جیسے علمی مضامین پر ہی ان کی دسترس ہے مگر ان کی زیر نظر کتاب دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مولانا معاشرہ کی اصلاح کی نہ صرف تڑپ رکھتے ہیں بلکہ اس موضوع کو بھی اچھی طرح نبھانا جانتے ہیں۔ ان کی پہلی کتاب ''نرمی'' بھی اس بات کی شاہد ہے۔

ایک عربی شعر کو اردو نثر میں یوں کہا گیا ہے ''گولی کا زخم بھر جاتا ہے مگر گالی کا زخم کبھی نہیں بھرتا۔'' دِل کی گہرائیوں سے مولانا اور ان کے والد کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کی کاوش کو قبول فرما کر والد مرحومؒ کے لئے صدقہ جاریہ بنادے۔ آمین

كَتَبَهُ / نجیب اللہ طارق ☆

14-07-2003

☆ فاضل انٹرنیشنل یونیورسٹی مدینہ منورہ / مدرس جامعہ سلفیہ / سرپرست مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد

عرضِ راسخ

اس مختصر رسالہ میں وہ احادیثِ صحیحہ جمع کی گئی ہیں جن میں گالی گلوچ کی شدید مذمت اور اس خطرناک گناہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم پر فرض ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ پر عمل کرتے ہوئے اس خطرناک اور مہلک عادت کو چھوڑ دیں۔

کیونکہ گالی ایک سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے۔ قتل و غارت کا آغاز گالی گلوچ سے ہوتا ہے اور اکثر اختلافات، لڑائی جھگڑے اور گالی کے ذریعے ہی عروج کو پہنچتے ہیں۔ بے حمیتی و بے غیرتی کی انتہا ہے کہ گالی نکالتے وقت ماں اور بہن کو زیادہ نشانہ بنایا جاتا ہے اور اس مقدس رشتہ کے تقدس کو پامال کرتے وقت ذرا شرم، حیاء یا ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی جاتی۔

اور گالی سننے والے کی بے حسی کا یہ حال ہے کہ وہ مسکراتے ہوئے ہنسی خوشی اسے قبول کرتا ہے اور یہ کہتا ہوا خاموش ہو جاتا ہے کہ میرے یار نے ہی گالی دی ہے! پھر کیا ہوا؟ اگر کوئی اور گالی دیتا تو میں پوچھتا۔ یا پھر یہ جواب ملتا ہے کہ کوئی نہیں شغل میں ہی تو گالی دی ہے ہمارا آپس میں مذاق چلتا ہے، ہم ایک دوسرے کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

جس قوم کے جوانوں کی بے رہ روی کا یہ عالم ہو۔ وہاں غضبِ الٰہی کا نزول نہ ہو تو اور کیا ہو؟ بعض ساتھی تو اپنی گفتگو کا آغاز ہی گالی سے کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض ناعاقبت اندیش ماں باپ اپنے بچے سے گالیاں سن کر مسکراتے اور کھلکھلاتے ہیں بلکہ اس پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

کچھ طبقوں میں گالی بطور عادت، کچھ کے ہاں بطور فیشن اور مذاق اور کچھ کے ہاں بطور مجبوری لی اور دی جاتی ہیں اور کئی جذباتی غصہ کی حالت میں گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں، حالانکہ کسی بھی حالت میں، کسی کو گالی دینا دینِ اسلام میں حرام، سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے۔

(1) بطور عادت: بعض احباب سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ بغیر کسی وجہ کے گالی دیتے ہیں اور یہ بری حرکت کرتے وقت آپ کسی بھی رشتہ کا کوئی خیال نہیں رکھتے آخر کیا وجہ ہے کہ آپ اس سنگین جرم کا ارتکاب کرتے ہیں، تو جواب ملتا ہے بس حافظ صاحب عادت بن چکی ہے، اور کوئی بات نہیں۔

ہائے میرے اللہ! یہ عادت آپ کو کس نے ڈالی۔ یہ بری عادت تو تجھے دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا کردے گی۔

اور یہ شیطانی عادت اپنا کر نہ چھوڑنے والے کب تلک غضب الٰہی کو دعوت دیتا رہے گا اور یاد رہے! اس نرم و نازک اور خوبصورت زبان سے گالی دینا، غیروں کی عزت پر حملے کرنا، یہ اس نعمتِ عظمٰی کی سب سے بڑی ناشکری و ناقدری ہے اور ایسا ناشکرہ و بے قدرہ انسان کسی وقت بھی غضب الٰہی کی گرفت میں آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بری خطرناک اور مہلک عادت سے محفوظ فرمائے آمین۔

(2) بطور فیشن اور مذاق: شغل و مذاق میں ایک دوسرے کو گالی دینا یہ یاری دوستی کا معیار بن چکا ہے۔ جو ایک دوسرے کو جتنی زیادہ گالیاں دیں تو سمجھا جاتا ہے یہ آپس میں اتنے زیادہ فری ہیں اور فخر سے کہا جاتا ہے کہ ہم نے کبھی آپس میں گالی گلوچ کا برا نہیں منایا۔ حالانکہ دینِ اسلام میں گالی گلوچ یا فحش

باتیں کرنا تو در کنار فضول بات کرنا بھی سخت منع ہے چہ جائے کہ شرم وحیاء کی تمام حدوں کو پھلانگتے ہوئے بیہودہ گوئی سے کام لیا جائے۔

ہاں اگر شرعی آداب واخلاق کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہنسی، مزاح کرنا شرعاً منع نہیں۔ تو بے تکلفی میں حد سے تجاوز کرنا بھی جائز اور درست نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حالت میں زبان کو لغویات سے محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(3) بطورِ مجبوری: باپ کا بیٹے کو اور مالک کا ملازم کو گالی دینا روز مرّہ کا معمول ہے اگر پوچھا جائے کہ آپ ان معصوموں کو فحش گالیاں کیوں دیتے رہتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ حافظ صاحب کیا کریں مجبوری ہے بغیر گالی گلوچ کے یہ کہا کب مانتے ہیں؟ گالی گلوچ کے بغیر ان کو اثر ہی نہیں ہوتا بس مجبوری ہے وگرنہ جی تو نہیں چاہتا۔

قارئین کرام! غور فرمائیں اب جس باپ یا مالک کا یہ ذہن ہو وہ اپنی اولاد یا ملازمین کی خاک اسلامی تربیت کرے گا، گالی گلوچ کے ساتھ اپنے ماتحتوں کو سدھارنے والا خود سدھرنے کے قابل ہے۔ آج گالیوں کے تاریک سائے تلے پروان چڑھنے والا کل کو خود بھی اسی ڈگر پر چلے گا اور اس طرح سارا معاشرہ ناپاکی اور بیہودگی کی لپیٹ میں آجائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس جھوٹے بہانے کی آڑ میں گالی گلوچ کرنے سے اپنی پناہ میں رکھے۔

(4) بحالت غصہ: جذبات پر قابو پاتے ہوئے اور غصے کی سپیڈ پر بریک رکھتے ہوئے معاف کر دینا یہ اللہ والوں کی خاص نشانی اور پہچان ہے۔ اور اسکے برعکس غصے میں آتے ہی تہس نہس کر دینا اور گولوں کی طرح گالیاں برسانا یہ منافق کی خاص نشانی اور پہچان ہے اب

فیصلہ آپ پر ہے کہ آپ اللہ والے بننا چاہتے ہیں یا.............................

قارئین کرام! گالی سے انسان اسلام وایمان کی بلندیوں سے گرتا ہوا فسق و نفاق کی گہرائیوں میں غرق ہو جاتا ہے بلکہ ایک صحیح حدیث کے مطابق جہنم کی گہرائیوں میں جا گِرتا ہے اللہ تعالیٰ اس خطرناک گناہ سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔

الحمد اللہ بسلسلہ فہم حدیث یہ ہماری تیسری کوشش ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں اپنے تمام مشائخ اور اساتذہ اور رفقاء کا شکرگزار ہوں اور بالخصوص بزرگ عالم دین مولانا محمد اسحٰق صاحب حفظہ اللہ اور نمونہ سلف مولانا عبدالحیٔ انصاری صاحب اور مولانا طارق محمود ثاقب فاضل مدینہ یونیورسٹی، کا کہ جنہوں نے قیمتی تجاویز اور آراء سے نوازتے ہوئے نظر ثانی فرمائی اور مولانا نجیب اللہ طارق صاحب جنہوں نے تمہیدی کلمات سے نوازا۔ محترم ومکرم عمر فاروق قدوسی وابوبکر قدوسی جنہوں نے حسن طباعت کا اہتمام فرمایا۔ بارکَ اللّٰہُ فی حیاتِھم آمین ثُمَّ آمین یا ربَّ العالمین۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہماری ہر معاملہ میں خصوصی مدد فرمائے۔ آمین ثم آمین

وصلّی اللّٰہُ علی النَّبِیِّ خیرِ خلقِہ مُحَمَّدٍ وآلہ وصحبہ أجمعین۔

کتبہ

العبد المذنب

عبدالمنان راسخ

المرکز الاسلامی للدعوۃ والتحقیق

5 جولائی 2003 بروز ہفتہ

انتساب

اپنے مشفق ومربی، استاذِ مکرم

الشیخ محمد مظفر الشیرازی

مدیر جامعة الإمام البخاری العالمیة (سیالکوٹ)

کے نام

جنہوں نے اپنے کردار سے، حسنِ مقال کا سبق دیا

..................اور..................

اپنی زباں سے ہمیشہ کلمہ خیر ہی کہا۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور اہل وعیال

میں برکت فرمائے اور ان کا سایہ تادیر طلباء پر قائم

ودائم رکھے۔ آمین ثم آمین

عبد المنان راسخ

5 جولائی بروز ہفتہ 2003

محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان

﴿سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ﴾

مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے۔

مسلمان کو گالی دینے والا فاسق ہے اور فاسق کے بارہ میں قرآن کا فیصلہ

1: ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ﴾

بلاشبہ اللہ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔ (توبہ:96)

2: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ﴾

اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (مائدہ:108)

3: ﴿فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾

پس فاسق لوگوں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔ (احقاف:35)

قارئین کرام! ذرا تجزیہ فرمائیں اس حدیث کی روشنی میں ہمارے معاشرہ کے کتنے فیصد لوگ فاسق ہیں؟

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فسق و فجور سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

..................آمین ثم آمین..................

گالی کیا ہے؟

یہ زبان کا بیہودہ، غلط اور ناجائز استعمال ہے خواہ کسی بھی رنگ یا حالت میں کیا جائے۔ عربی میں اسے سب وشتم کہا جاتا ہے۔ اہل علم لکھتے ہیں کہ ﴿وَهُوَ مُشَافَهَةُ الْغَيْرِ بِمَا يَكْرَهُ﴾ 1 کسی دوسرے کے سامنے وہ بات کہنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔

یعنی جس سے اس کی عزت پر آنچ اور حرف آتا ہو اور اہل لغت کے مطابق ﴿هُوَ كُلُّ كَلامٍ قَبِيحٍ﴾ ہر بیہودہ اور گندی بات کو گالی کہتے ہیں اور عیب جوئی والزام تراشی، لعن طعن اور ہتک عزت یہ سب گالی کے مفہوم میں شامل ہیں۔ 2

اور اردو لغت کے مطابق گالی، بدزبانی اور فحش گوئی کا نام ہے۔ گالی دینا یعنی بری بات منہ سے نکالنا، گالیاں دینا یعنی بدزبانی کرنا، برا بھلا کہنا دشنام طرازی کرنا۔ 3

دین اسلام میں گالی کا ارتکاب ایک سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے جس سے ہر حالت میں بچنے کا ہر مسلمان کو سختی سے حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہلک اور مذموم فعل سے ہر انسان کو بچا کر رکھے۔ آمین ثم آمین

---

1 الموسوعة الفقهية جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 133 ﴿سب﴾

2 تاج العُروس جلد 8 صفحہ 355 / فصل الشين من باب الميم، لسان العرب لابن منظور ﴿سب﴾ الموسوعة جلد 24 صفحہ 133

3 اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد نمبر 15 صفحہ 821، فیروز اللغات صفحہ نمبر 1078

مذمت گالی اور قرآن

قرآن مجید ہمیں ﴿قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ 1 اور ﴿قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ 2 کا سبق، درس اور حکم دیتا ہے۔ بیہودہ گوئی، بدزبانی، لچرپن، فحش گوئی اور دشنام طرازی سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہے حتیٰ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے معبودانِ باطلہ تک کو گالی دینے سے سختی کے ساتھ منع فرما دیا اور اعلان کیا:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ 3

ترجمہ: (اے ایمان والو) یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک میں آگے بڑھ کر جہالت کی بنا پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں ہم نے تو اسی طرح ہر گروہ کے لئے اس کے عمل کو خوشنما بنا دیا ہے پھر انہیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر آنا ہے۔ اس وقت وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں،

پوجتے ہیں جن کو یہ اللہ واحد کے سوا
اے مسلمانو! کہو ان کو نہ تم منہ سے برا
جہل و گستاخی سے یہ بھی رب کو کہہ دیں گے برا

---

1 سیدھی سیدھی سچی بات کیا کرو۔ سورہ الاحزاب آیت نمبر 70
2 اور لوگوں کو اچھی بات کہا کرو۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 83
3 سورۃ الانعام آیت نمبر 108 پارہ نمبر 7

یوں مزین ہم نے ہر فرقے کے کاموں کو کیا
پھر انہیں اپنے خدا کی ہی طرف ہے لوٹنا
جو کیا کرتے تھے سب ان کو بتا دے گا خدا

قارئین کرام! غور فرمائیں یہ نصیحت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کی گئی کہ اپنی تبلیغ کے جوش میں کہیں اتنے بے قابو نہ ہو جائیں کہ نوبت گالیوں تک پہنچ جائے کیونکہ بدکلامی سے فریق مخالف کی اصلاح مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اور فرمایا تم گالی مت دو، ایسا نہ ہو کہ وہ جواباً تمہارے سچے اللہ کو گالی دے دیں۔ امام قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

﴿كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْنَامَ الْكُفَّارِ فَنُهُوْا عَنْهُ﴾

ترجمہ: مسلمان کفار کے بتوں کو گالیاں دیا کرتے تھے پھر انہیں روک دیا گیا۔

اور زجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿نُهُوْا أَنْ يَلْعَنُوا الأَصْنَامَ الَّتِي كَانَتْ تَعْبُدُهَا الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [1] اس آیت کریمہ میں مشرکین کے معبودان باطلہ کو لعن طعن کرنے سے منع فرما دیا۔

ان کا جھوٹا، غلط اور باطل پر ہونا اپنی جگہ لیکن اس کے باوجود اپنی زبان سے نازیبا کلمہ نکالنا جائز نہیں۔

مفسر شہیر امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

﴿قال العلماءُ حُكْمُهَا بَاقٍ فِي هٰذِهِ الأُمَّةِ عَلٰى كُلِّ حالٍ، فَمَتٰى كَانَ الكافرُ فى مَنَعَةٍ وَخِيفَ أن يَسُبَّ الإسلامَ أو النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم أو اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ

---

[1] تفسیر قاسمی جلد نمبر 6 صفحہ 678 مزید دیکھیں، تفسیر ابن کثیر، تفسیر طبری

أنْ يَسُبَّ صُلْبَانَهُمْ وَلَا دِيْنَهُمْ وَلَا كَنَائِسَهُمْ وَلَا يَتَعَرَّضْ إلٰى مَا يُؤَدِّي إلٰى ذٰلِکَ لأنَّهُ بمنزلة الْبَعْثِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ﴾1

ترجمہ: علماء کے نزدیک اس آیت کا حکم یعنی کفار کی مقدسات کو گالی نہ دینا اب بھی باقی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ خاص نہیں تھا۔ اس لئے جب کافر مسلمانوں کے مقابلہ میں قوت میں ہوں اور اس بات کا ڈر ہو کہ ردّ عمل کے طور پر وہ اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے تو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ غیر مسلموں کی صلیب، دین یا عبادت گاہوں میں سے کسی کو گالی دے اور نہ ہی کوئی اور ایسی حرکت کرے جو اس کا سبب بنے۔ کیونکہ یہ گناہ پر ابھارنا ہوگا۔

قارئین کرام! دین اسلام میں تو غیر مسلموں کے متعلق بھی گالی گلوچ کی قطعاً کوئی اجازت نہیں بلکہ سختی سے منع ہے چہ جائے کہ آپس میں أئمہ اسلام کے بارہ میں غلط زبان استعمال کی جائے اور توہین آمیز لہجہ اور جملے کہے جائیں۔

صد افسوس ہے ملت کے ان رہنماؤں پر جو بر سر منبر و محراب بھی طعنہ زنی، بدزبانی اور گالی گلوچ تک سے پرہیز نہیں کرتے اور ان نام نہاد ملاؤں کی بد عملی و بدزبانی کی وجہ سے لوگ دین سے متنفر اور بیزار ہو رہے ہیں۔ اللّٰھم اھْدِ ھولآءِ مِنَ الْمُسلمِین إلٰی صِراطِ مُستقِیم۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

---

1 الجامع الأحکام القرآن جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 61

13954

کلام الٰہی میں فرمان باری تعالیٰ ہے کہ جو مومن مردوں اور عورتوں پر ناجائز الزام تراشی کرتے ، انہیں گالی گلوچ کا نشانہ بناتے ہیں، ان کی بے جا تنقیص وتوہین کرتے ہیں ایسے لوگ سخت گناہ گار اور عذاب کے مستحق ہیں۔

﴿والَّذِيْنَ يُؤذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَااكْتَسَبُوْا فَقَدِاحْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُبِيْنًا﴾ 1

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف دیں بغیر کسی جرم کے، وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

جس کا احساس ابھی نہیں مرنے کے بعد روز قیامت کو ہوگا۔

رب تعالیٰ تو اپنے بندوں کو یہاں تک نصیحت فرماتے ہیں۔

﴿وقُلْ لِّعِبَادِي يَقُوْلُوا الَّتِي هِيَ اَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِيْنًا﴾ 2

ترجمہ: (اے پیغمبر) میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

یعنی آپس میں گفتگو کرتے وقت زبان کو احتیاط سے استعمال کریں، اچھے کلمات بولیں، اسی طرح کفار ومشرکین اور اہل کتاب سے اگر گفتگو کی ضرورت پیش آئے تو ان سے بھی مشفقانہ اور ناصحانہ انداز برتیں، کیونکہ زبان کی ذراسی بے اعتدالی فتنہ برپا کردیتی ہے۔اور کئی مسائل اور معاملے سلجھتے سلجھتے الجھ

---

1 سورۃ الأحزاب آیت نمبر 58

2 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 53 پارہ 15

جاتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ گالی گلوچ تو درکنار جذباتی رنگ میں باآواز بلند مخاطب ہونے سے بات کا اثر اور اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے شاید اسی لئے باپ نے بیٹے کو نصیحت کرتے وقت کہا تھا

﴿وَ اغۡضُضۡ مِن صَوۡتِکَ اِنَّ اَنکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ﴾[1]

اور اپنی آواز کو نیچا رکھ بلاشبہ سب سے زیادہ نفرت کی گئی آواز، گدھے کی آواز ہے

لیکن افسوس کہ آج ہماری علمی گفتگو میں بھی لڑائی جھگڑے کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔اور بات سمجھنے سمجھانے کا ذوق کم ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مہذب اور صاف ستھری گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆............✿............☆

---

1. سورۃ لقمان آیت نمبر 19 پارہ 21

احادیث صحیحہ کی روشنی میں مذمّت گالی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچی، سیدھی، ستھری اور صاف گفتگو فرماتے۔ آپ ؐ نے کبھی اپنی زبان سے گالی دی اور نہ ہتک آمیز بات کہی۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ﴿لَم یَکُنِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا﴾ آپ نہ طبعًا بدگو تھے نہ بہ تکلف۔ دس سال آپ کی خدمت کرنے والے سیدنا حضرت انس ؓ فرماتے ہیں ﴿وَاللّٰهِ مَا سَبَّنِی سَبَّةً قَطُّ﴾ اللہ کی قسم مجھے رسول اللہ نے کبھی گالی نہیں دی تھی۔ بلکہ نرم اور حوصلہ افزا کلام کرنا آپ کی نمایاں خوبی تھی، اسی لئے آپ ؐ نے گالی گلوچ کی شدید مذمت فرماتے ہوئے بدزبانی، لچر بیانی، بیہودگی اور فحش گوئی سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

حدیث نمبر ﴿1﴾

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿إِيَّاكُمْ وَالفُحشَ وَالتَّفَحُّشَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّهُ هُوَالظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ قَبْلَكُمْ، فَسَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ، وَدَعَا مَنْ قَبْلَكُمْ فَقَطَعُوْا، أَرْحَامَهُمْ، وَدَعَا مَنْ قَبْلَكُمْ فَاسْتَحَلُّوا حُرُمَاتِهِمْ﴾ 1

---

1 مستدرک حاکم کتاب الایمان جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 12. الأدب المفرد للبخاری باب الظلم ظلمات صفحہ نمبر 165 حدیث صحیح/ وصححہ الامام الالبانی

ترجمہ: فحش گوئی سے اور بہ تکلف فحش بکنے سے دور رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گو اور بہ تکلف فحش باتیں کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم سے بچو کیونکہ وہ دن قیامت کے تاریکیوں میں گھر جانے کا باعث ہوگا اور خود غرضی و تنگ دلی سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اکسایا تو انہوں نے آپس میں خون ریزی کی اور اسی کی تحریک سے انہوں نے قطع رحمی کی اور اسی کی بنا پر انہوں نے حرمتوں کو حلال کیا۔

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حدیث کے تمام پہلوؤں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿2﴾

سیدنا حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنْ شُعَبِ النِّفَاقِ﴾1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم اور کم بولنا ایمان کی شاخیں ہیں اور بے ہودہ گوئی اور لچر بیانی نفاق کے حصے ہیں۔

حدیث نمبر ﴿3﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ

---

1 مستدرک الحاکم کتابُ الایمان جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 2 حدیث صحیح

خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ﴾[1]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

قارئین کرام!

ان دو احادیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ گالی گلوچ نفاق کا حصہ ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا حقیقی مسلمان نہیں بلکہ عملی منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿4﴾

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَاشَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ﴾[2]

---

[1] اللؤلؤ والمرجان، کتابُ الایمان، باب بیانِ خصال المنافق، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 31 حدیث نمبر 37۔ [2] صحیح ترمذی للألبانی، کتاب البر والصلة جلد 2 صفحہ 494 سلسلة الاحادیث الصحیحة علامہ البانی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 564 حدیث نمبر 876

ترجمہ: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دِن مومن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے بڑھ کر کسی چیز کا وزن نہیں ہوگا اور اللہ کو فحش بکنے والے بدزبان سے نفرت ہے۔

بحیثیت مسلمان ہم پر فرض ہے کہ ہم کوئی ایسی بات یا کام نہ کریں جس سے ہمارے مہربان کو نفرت ہو۔

حدیث نمبر ﴿5﴾

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبِي سَمُرَةُ جَالِسٌ أَمَامِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَاحُشَ لَيْسَامِنَ الإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ وَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ إِسْلَامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.[1]

ترجمہ: میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا اور اس مجلس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور میرے والد محترم میرے آگے بیٹھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ فحش گوئی اور بے ہودگی کا اسلام سے ذرہ برابر کوئی تعلق نہیں اور لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہوں۔

حدیث نمبر ﴿6﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

---

1 مسند احمد، مسند جابر بن سمرہ جلد نمبر 5 صفحہ 99 مسند ابی یعلی حدیث 7478 مجمع الزوائد جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 28 کتاب الادب، باب ماجاء فی حُسنِ الخُلُقِ۔ محدث شہیر امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں۔

﴿أَنَّ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قَال: المُستَبَّانِ ماقَالا فعلی البَادِیءِ مِنهُما، حتی یَتعدَّی المَظلُومُ﴾1

ترجمہ: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے کو گالیاں دینے والے جو کچھ بھی کہیں اس کا گناہ ان دونوں میں سے گالی کی ابتداء کرنے والے پر ہوتا ہے بشرطیکہ مظلوم حد سے نہ بڑھ جائے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی ایک دوسرے کو برا کہیں یا گالی دیں تو اس برائی اور گالی کا گناہ پہل کرنے والے پر ہے اور دوسرا شخص جس نے جواب میں برا کہا اس کا گناہ بھی پہلے پر ہے۔ کیونکہ پہلا ظالم ہے دوسرا مظلوم بشرطیکہ مظلوم برا کہنے میں حد سے تجاوز نہ کرے یعنی ظالم کے الفاظ کو من وعن اسی طرح لوٹا دے اور اگر جواب میں مظلوم زیادتی کرے گا تو وہ بھی گناہ گار ہوگا۔

حدیث نمبر ﴿7﴾

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مَاکَانَ الفُحشُ فِی شَیءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَلَا کَانَ الْحَیَاءُ فِی شَیْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ﴾2

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز میں بھی بیہودگی وفحش گوئی ہوتی ہے اس کو بدنما بنا دیتی ہے۔ اور جس چیز میں شرم وحیاء ہوتی ہے اس کو خوشنما بنا دیتی ہے۔

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب البر والصلة، باب النهی من السباب جلد 2 صفحہ 321

2 ترمذی شریف/سنن ابن ماجہ/مسند احمد بن حنبل

حدیث نمبر ﴿8﴾

سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ﴾1

ترجمہ: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان موجب جنت ہے اور بے بیہودہ گوئی بد خلقی ہے اور بد خلقی موجب جہنم ہے۔

حدیث نمبر ﴿9﴾

سیدنا جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿رأيتُ رجلاً يَصْدُرُ الناسُ عَنْ رأيِه، لايقولُ شَيْئًا إلا صَدَرُوا عنه، قلتُ: مَنْ هذا؟ قالوا: رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قلتُ: عليكَ السلامُ يا رسولَ اللّٰه! قال: لا تَقُلْ: عَليكَ السلامُ، فإنَّ (عليكَ السلامُ) تَحيَّةُ الميِّتِ، قُلْ: السلامُ عَلَيْكَ. قال: قلتُ: أنتَ رسولُ اللّٰه؟ قال: أنا رسولُ اللّٰه الّذي إذا أصابَكَ ضُرٌّ فدعوتَهُ: كَشَفَ عنكَ، وإنْ أصابَكَ عَامُ سَنَةٍ فدعوتَه، أنْبَتَها لكَ، وإذا كُنْتَ بأرضٍ قفرٍ أو فلاةٍ فَضَلَّتْ راحِلَتُكَ، فَدَعَوْتَه، ردَّها عليكَ. قال: قلتُ: اعْهدْ إليَّ. قال: لاتَسُبَّنَّ أحداً. قال: فما سَبَبْتُ بعده

---

1 مستدرک حاکم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 52 وقال صحيح على شرطهما وأيضا اخرجه الترمذى

حُـراً ولا عبـداً ولا بـعيـرًا ولا شـاةً. قال: ولا تَحقِرَنَّ شيئًا مِنَ الْـمَـعْـروفِ،وأنْ تُكَلِّم أخاك وأنْتَ مُنبَسِطٌ إليه وجُهُكَ، إنَّ ذلك مِنَ الـمعروفِ، وارْفَعْ إزارك إلى نِصْفِ الساقِ، فإنْ أبَيْتَ فإلى الكعْبينِ، وإيَّاك وإسْبالَ الإزار، فإنّهامِنَ الْمُخيلَةِ، وإنَّ الـلّٰـهَ لايُـحِـبُّ المَخِيْلَةَ، وإنِ امْرؤٌشتَمَك وَعَيَّرَك بما يعْلَمُ فِيك، فلا تُعيِّرْهُ بما تَعْلَمُ فيه، فإنّماوبالُ ذلِك عليهِ﴾ 1

ترجمہ: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی بات کو فیصلہ کن سمجھتے تھے، جب بھی وہ کوئی بات کہتا تھا تو لوگ سرِتسلیم خم کردیتے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہے، لوگوں نے بتایا یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے کہا آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے رسول، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردے کا سلام ہے اس کی بجائے کہو السلام علیک ۔ تو جابر کہتے ہیں میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جس کو جب تجھے کوئی تکلیف پہنچے اور تو اسے پکارے تو وہ اس مصیبت کو دور کرے گا اور اگر تو قحط سالی میں مبتلا ہو جائے تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے بہ افراط نباتات اور اگائے گا اور اگر تو ویران

---

1 سنن ابی داؤد شریف، کتاب اللباس ، باب ماجاء فی اسبال الازار جلد 4 صفحہ 98 حدیث صحیح
صحیح الترغیب والترھیب ،کتاب الادب ، باب الترھیب من السباب حدیث نمبر 2782

زمین یا جنگل میں ہو اور اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیری سواری تجھے لوٹا دے گا جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضور مجھے کوئی وصیت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کبھی کسی کو گالی نہ دو۔ جابر کہتے ہیں اس کے بعد میں نے کسی آزاد، غلام یا اونٹ یا بکری کو گالی نہیں دی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نیکی کو بھی معمولی نہ جاننا اور اور اگر تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے گفتگو کرے تو یہ بھی نیکی میں داخل ہے اور اپنا تہہ بند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھ اگر ایسا نہ کرے تو ٹخنوں تک اور تہہ بند کو نیچے لٹکانے سے پرہیز کر کیونکہ یہ تکبر میں داخل ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے اور کسی ایسی برائی کا تجھے طعنہ دے جو اسے تیرے بارے میں معلوم ہو تو، تُو اس کو ایسی برائی کا طعنہ نہ دے جو تو اس کے بارے میں جانتا ہے کیونکہ اس گالی اور طعنہ زنی کا وبال اسی پر ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ﴿لَا تَسُبَّنَّ أَحَداً﴾ کبھی کسی کو گالی نہ دو۔ یہ صرف حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کے لئے یہی حکم اور وصیت ہے کہ وہ گالی گلوچ سے باز رہے اور کبھی کسی کو گالی نہ دے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ﴿فما سَبَبْتُ بعدَ ذلك دابَّةً ولا إنساناً﴾ آپ کے فرمان کے بعد میں نے کبھی کسی کو گالی نہ دی، انسان کو نہ حیوان کو۔ اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسی جذبہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿10﴾

سیدنا حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِى لَا زَبْرَلَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَايَتْبَعُونَ أَهْلًا وَلَامالاً، وَالخَائِنُ الَّذِى لَايَخْفَى لَهُ طَمَعٌ، وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَايُصْبِحُ وَلَا يُمْسِى إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ. وَذَكَرَ البُخْلَ أَوِ الكَذِبَ وَالشِّنْظِيرَ الفَحَّاشَ﴾[1]

ترجمہ: اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (بے فکرے حلال وحرام سے غرض نہ رکھنے والے) وہ بددیانت جن کو اللہ کوئی معمولی بددیانتی بھی سوجھے تو کر گزریں وہ شخص جو صبح شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ نے کنجوسی یا جھوٹ کا اور اور شنظیر، فحاش کا یعنی گالیاں بکنے والا فحش کہنے والا (وہ بھی دوزخی ہے)

زبان سے گند بکنے والے کا علاج تو یہی ہے کہ اس کی زبان آگ میں جلے، اور وہ جہنم کا ایندھن بنے رب تعالیٰ ہمیں زبان کی آوارگی سے محفوظ فرمائے آمین ثم آمین

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الجنة باب الصفات التی یعرف...... جلد 2 صفحہ 385

اللہ یا اللہ کے رسول جناب محمد ﷺ کو گالی دینا

گالی مسلمان تو کیا کسی غیر مسلم کو بھی نہیں دینی چاہیے چہ جائے کہ کوئی کم بخت خالق حقیقی اللہ اور محسن امت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بیہودہ گوئی کرے۔ اللہ یا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق زبان درازی کرنے والے کا دین اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ آپ کا گستاخ واجب القتل ہے۔ ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ

﴿فَإِنْ وَقَعَ مِنْ مُسْلِمٍ فإنَّهُ يَكُوْنُ كَافِرًا حَلَالَ الدَّمِ وَلَا خِلَافَ فِي ذَٰلِكَ﴾ 1

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ کو گالی دینے کا ارتکاب کسی (آوارہ مزاج) مسلمان سے ہو تو وہ کافر ہے اور اس کا قتل برحق ہے اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔

مشہور فقیہ امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ المتوفی 620ھ فرماتے ہیں کہ

﴿وَمَنْ سَبَّ اللّٰهَ كَفَرَ، سواءٌ كَانَ مَازِحًا أوجَادًا وكذٰلِكَ مَنْ اسْتَهْزَأَ باللّٰهِ تعالىٰ أوْ بآياتِهِ أوبِرُسُلِهِ أوْ كُتُبِهِ﴾ 2

ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی اس نے کفر کیا، خواہ بطور مزاح دے یا حقیقۃً اور اسی طرح جس نے اللہ تعالیٰ، اس کی آیات، اس کے رسول اور اس کی کتابوں میں سے کسی کو مذاق کیا اس نے بھی کفر کیا۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے

---

1 الموسوعة الفقهية جلد 24 صفحہ 136 (سب)

2 المغنی لابن قدامة جلد 8 صفحہ 150 فصل من سبَّ الله تعالىٰ

آپ کو نازیبا جملے کہنے والا بھی کافر اور مرتد ہے۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ

﴿إذا سَبَّ مُسْلِمٌ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَإِنَّهُ يَكُونُ مُرْتَدًّا﴾1

ترجمہ: جب کوئی مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے گا تو وہ مرتد ہو جائیگا۔

بالفاظ دیگر آئمہ کرام یوں فرماتے ہیں کہ

﴿ومن سَبَّ رَسولَه صلى الله عليه وسلم كَفَر﴾2

ترجمہ: جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی اس نے کفر کیا۔

اللہ سچے دل سے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا احترام کرنے کی توفیق دے اور سلمان رشدی سمیت دیگر گستاخانِ نبوت کو دردناک انجام سے دوچار کرے تاکہ یہ لوگوں کے لئے مقام عبرت بنیں۔

اور یاد رہے اسی طرح دیگر انبیاء وملائکہ کو گالی دینے سے آدمی مسلمان نہیں رہتا۔3

دو ننھے مجاہد اتنے غصے میں کیوں؟

اس لئے کہ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔

حدیث نمبر ﴿11﴾

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

---

1 الموسوعة الفقهية جلد 24 صفحہ 136

2 الانصاف فی معرفة الراجح من الخلاف جلد 10 صفحہ 284 باب حکم المرتد

3 الموسوعة الفقهية جلد 24 صفحہ 136

﴿بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَومَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَاعَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ مَاحَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا. فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ: أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي، فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ. ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ. فَقَالَ: (أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟) قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ. فَقَالَ: (هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا) قَالَا: لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: (كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)﴾ 1

ترجمہ: بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا، میں نے جب دائیں بائیں جانب دیکھا، تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوعمر لڑکے تھے۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زیادہ طاقتوروں کے بیچ میں ہوتا۔ ایک نے میری طرف اشارہ کیا، اور پوچھا چچا! آپ ابوجہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں! لیکن بیٹے تجھے اس

---

1. صحیح بخاری شریف (مترجم) جلد 4 صفحہ 502 کتاب فرض الخمس باب من لم یخمس الأسلاب

سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک ہم میں سے کوئی جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے، مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی۔ پھر دوسرے نے مجھے چھوا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں (کفار کے لشکر میں) گھومتا پھر رہا تھا۔ میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے، وہ سامنے (پھرتا ہوا نظر آ رہا) ہے۔ دونوں نے اپنی تلوار سنبھالی اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نے کہا کہ میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا اپنی تلواریں تم نے صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے۔

بقول شاعر

مر جائیں گے یا ماریں گے اس ناری کو
سنا ہے کہ وہ گالیاں دیتا ہے محبوب باری کو

زمانہ کو گالی دینا:۔

دور جاہلیت میں اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی مصیبت یا پریشانی آتی تو زمانہ کو برا بھلا کہنا اور گالی گلوچ کرنا شروع کر دیتے اور عقیدہ یہ رکھتے کہ جو کچھ ہمارے ساتھ برا سلوک ہوا ہے۔ یہ زمانے نے کیا ہے۔ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ۔ حالانکہ یہ ان کا زعم باطل عقیدہ توحید کے منافی اور غلط تھا۔

حدیث نمبر ﴿12﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اللّٰه تعالىٰ يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. 1

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ کا پیدا کرنے والا ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔

حدیث نمبر ﴿13﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تُسَبُّوا الْعِنَبَ

---

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) جلد 8 صفحہ 596 كتاب التوحيد جلد نمبر 6 كتاب التفسير باب وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهر. صفحہ نمبر 386

الْكَرْمَ، وَلَا تَقُولُوا: خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ﴾ 1

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انگور" عنب کو "کرم" نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ ہائے زمانہ کی نامرادی، کیونکہ زمانہ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

حدیث نمبر ﴿14﴾

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

﴿یقولُ اللّٰہُ استقرَضتُ عَبدِی فَلم یقرِضُنی وشَتَمَنِی عَبدِی وھُوِلایَدرِیْ مایَقُولُ وَادھراہ وادھراہ وأناالدَّھرُ﴾ 2

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا اس

---

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) جلد 7 صفحہ 535 کتاب الادب باب لاتَسُبُّوا الدَّھرَ
اور ایک روایت کے الفاظ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
﴿یُوذینی ابنُ آدَم یقولُ یاخیبةَ الدَّھرِ فلایقل احدُکم یا خیبةَ الدھر، فانی أنا الدھرُ أُقَلِّبُ لَیلَهُ وَنَهَارَهُ فاذا شئتُ قبضتُھُما﴾ آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے اور کہتا ہے ہائے زمانے کی نہ مرادی پس تم میں سے کوئی ایسا بول نہ بولے کیونکہ زمانہ میں ہوں، دن اور رات کی آمد و رفت میرے حکم سے ہے اور جب میں چاہتا ہوں تو ان کو قبض کرتا ہوں۔
(مستدرک الحاکم باب التفسیر جلد 2 صفحہ 453 سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 2 صفحہ نمبر 57 حدیث نمبر 525۔ صحیح الترغیب والترھیب جلد 3 صفحہ 66۔ کتاب الادب باب الترھیب من السباب

3 مستدرک الحاکم کتاب الزکاة جلد 1 صفحہ 418 صحیح الترغیب والترھیب، کتاب الادب باب الترھیب من السباب جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 66 سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد نمبر 7 جز نمبر 3 صفحہ نمبر 1395 حدیث نمبر 3477

نے مجھے قرض نہیں دیا اور میرے بندے نے لاعلمی میں مجھے گالی دی، اور وہ کہتا ہے ہائے زمانہ ہائے زمانہ۔ حالانکہ زمانہ درحقیقت میں ہوں۔

حدیث نمبر ﴿15﴾

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿لاتسُبُّوا الدهر قال اللّٰه عزوجل انا الدهر، الأيَّامُ والليالي [1] أُجَدّدُهَا وَأُبْلِيُهَا، وَآتي بملوكٍ بَعْدَ ملوكٍ﴾ [2]

ترجمہ: زمانے کو گالی مت دو اللہ عزوجل فرماتے ہیں زمانہ میں ہوں، دن اور رات کو نیا اور پرانا میں کرتا ہوں اور ایک بادشاہ کے بعد دوسرے بادشاہ کو بادشاہی دیتا ہوں۔

مندرجہ بالا احادیث صحیحہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ مصیبت اور پریشانی میں زمانہ کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے اور اکثر ہمارے ہاں یہ جملہ بولا جاتا ہے کہ وقت ہی برا آ گیا ہے اب وہ زمانہ نہیں رہا برا زمانہ آ گیا ہے حالانکہ یہ صریحاً اللہ تعالیٰ کو تکلیف دینے کے مترادف ہے کیونکہ زمانہ تو اپنی حالت میں ہی رہتا ہے لوگ کے اچھے برے اعمال کی وجہ سے زمانہ کو برا بھلا کہنا قطعاً جائز نہیں۔ جس طرح کہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں ہم پڑھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[1] اس حدیث سے واضح ہوا کہ دن رات کو برا یا گالی نہیں دینی چاہیے جیسا کہ اکثر کہا جاتا ہے "دن ای برے آ گئے نیں" کیونکہ دن رات کا کنٹرول اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے جو مِنْ حَيْثُ الثّبوت درجہ صحت کو نہیں پہنچتی کہ لاتسبوا الليل والنهار ولا الشمس دن رات اور سورج کو گالی نہ دو۔

[2] صحیح الترغیب والترهیب جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 66 کتاب الادب باب الترهیب من السباب

صحابہ کو گالی دینا:۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ نفوسِ قدسیہ ہیں کہ جن کو رب تعالیٰ نے

اُولٰئِکَ ھُمُ الْمومُنونَ حقًّا	....	وہی سچے مومن ہیں
اولئک حِزْبُ اللّٰہِ	....	وہی اللہ کی جماعت ہے
اولئک ھم المفلحون	....	وہی کامیاب ہونیوالے ہیں
اولئک ھم الراشدون	....	وہی ہدایت والے ہیں
رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوا عَنہُ	....	اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی ہو گئے
اولئک یدخلون الجنة	....	وہی جنت میں جائیں گے

جیسے عظیم القاب سے یاد کیا اور بلند درجات پر فائز کیا اور کہیں رسول نے بدریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ﴿اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّةُ﴾ جو چاہو کرو جنت تمہارے لئے واجب ہو چکی ہے۔

کہیں آپ نے مہاجرین کی شان بیان کی اور کہیں انصار کی عظمت کا تذکرہ فرمایا۔ ایسی جلیل القدر جماعت کے متعلق اگر کوئی بدزبانی کرے یا گلستانِ محمدی کے کسی پھول کو گالی دے تو یہ شخص فاسق ہے اور اس کا ایمان خطرہ میں ہے اللہ تعالیٰ حضرات صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین سے محبت، الفت اور عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حدیث نمبر ﴿16﴾

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

﴿لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَابَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ﴾

ترجمہ: میرے صحابہ کو گالیاں مت دو اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو انکے ایک مد (تقریباً 543 گرام) غلہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کے برابر۔ سبحان اللہ

؎ یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

حدیث نمبر ﴿17﴾

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿اذا ذُكِرَ أصحَابِي فأمسِكُوا، وإذا ذُكِرَ النُّجُومُ فأمسِكوا وإذا ذُكر القدرُ فأمسكوا﴾2

---

1 اکثر کتب احادیث۔ اللولو والمرجان جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 784 کتاب فضائل الصحابة باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم (کہ صحابہ کو گالی دینا حرام ہے) باب نمبر 54 حدیث نمبر 1649 مشہور عالم اور مرقم علامہ محمد فواد عبدالباقی رحمہ اللہ تعالیٰ آئمہ سلف کے مسلک کی نمائندگی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ﴿لا تَسُبُّوا أصحابي: شاملٌ لِمَنْ لَابَسَ الفِتَنَ منهم وغيرُه، لأنَّهُمْ مُجتَهِدُونَ في تلك الحُرُوبِ، متأوِّلون فَسَبُّهُم حَرَامٌ مِنْ مُحَرَّمَاتِ الفَوَاحِشِ﴾ کہ صحابہ میں سے کسی کو گالی نہ دو اس ممانعت میں تمام صحابہ شامل ہیں خواہ وہ فتنوں میں شریک ہوئے یا نہیں کیوں ان جنگوں میں انہوں نے اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کیا اور ہر ایک نے کوئی تاویل کی۔ پس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنا حرام اور بدترین محرمات میں داخل ہے (حاشیہ: اللولو والمرجان جلد 2 صفحہ نمبر 784)

2 صحيح الجامع الصغير وزيادته جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 105 حدیث نمبر 545۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 1 صفحہ 42 حدیث 34

ترجمہ: جب میرے صحابہ کا تذکرہ ہو تو اپنی زبان بند کر لو اور جب ستاروں کا ذکر شروع تو گفتگو کو ختم کر و اور جب تقدیر کے مسئلہ میں بحث مباحثہ شروع ہو تو چپ ہو جاؤ۔

اللہ تعالی ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کے جانثاروں، وفا شعاروں اور حب داروں کی عزت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مسلمان کو گالی یا مسلمان کا گالی دینا:۔

دین اسلام میں مسلمان کا ایک دوسرے کو کسی بھی حالت میں گالی دینا حرام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے جب غیر مسلم کو ان کے بتوں یا معبودوں کو گالی دینا جائز نہیں، تو مسلمان مومن کو برا کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ بلکہ بالاولی حرام اور ممنوع ہے لیکن افسوس کہ آج آپس میں گالی گلوچ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ بڑی بیباکی سے ایک دوسرے کو گالیاں دی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔آمین

حدیث نمبر ﴿18﴾

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

﴿سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ﴾[1]

ترجمہ: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے، اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

---

[1] صحیح بخاری شریف، کتاب الادب باب مَايُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ جلد 7 صفحہ 453

اس حدیث سے یہ دونوں مفہوم لئے جا سکتے ہیں کہ مسلمان کو گالی دینا یا مسلمان کا گالی دینا یہ دونوں فسق میں شامل ہیں۔

حدیث نمبر ﴿19﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

﴿سِبَابُ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ علی الْهَلَكَةِ﴾ [1]

ترجمہ: مسلمان کو گالی دینے والا ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر ہے۔

حدیث نمبر ﴿20﴾

سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

﴿لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ﴾ [2]

ترجمہ: اگر کوئی شخص کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اور وہ در حقیقت کافر یا فاسق نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔

مسلمان لڑ پڑیں تو؟

رحمت و برکت اٹھ جاتی ہے۔ چہ جائے کہ آپس میں گالی گلوچ اور

---

1 صحیح الترغیب والترھیب، کتاب الادب باب الترھیب من السباب جلد 3 صفحہ 52

2 صحیح بخاری شریف (مترجم) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 454 کتاب الادب باب مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

بیہودہ گوئی کریں۔

حدیث نمبر ﴿21﴾

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿خَرَجَ رَسُولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِي صلی اللّٰه علیه وسلم خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ﴾ 1

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیلۃ القدر کی بشارت دینے کے لئے حجرے سے باہر تشریف لائے، لیکن مسلمانوں کے دو آدمی اس وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر) کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں لڑنے لگے اور (میرے علم سے) وہ اٹھالی گئی۔ ممکن ہے کہ یہی تمہارے لئے اچھا ہو۔ اب تم اسے 29 رمضان اور 27 رمضان اور 25 رمضان کی راتوں میں تلاش کرو۔

غصے پہ قابو اور گالی گلوچ سے بچنے کا طریقہ:۔

مسلمان کو چاہیے کہ ہر معاملہ تحمل مزاجی اور بردباری سے کرے۔ کیونکہ بات بات پہ غصہ میں آنا، گالی گلوچ کرنا منافق و فاسق کا کام ہے، نہ کہ

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الادب باب مَايُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ جلد 7 صفحہ 455

مسلمان کی شان ہے۔ہاں بحیثیت انسان کبھی ایسی نوبت آ جائے تو ﴿اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم﴾ پڑھنا چاہیے۔

حدیث نمبر ﴿22﴾

حضرت سلیمان بن صرد (الکوفی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنِّي لأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِيْ يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ [1]

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی ایک صاحب کو غصہ آ گیا اور بہت زیادہ آیا، ان کا چہرہ پھول گیا اور رنگ بدل گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس وقت فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ غصہ کرنے والا شخص) اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔ چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ ہونے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔

اللہ تعالیٰ ان ارشادات عالیہ اور نصائح مفیدہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

---

[1] صحیح بخاری شریف، کتاب الادب باب مَايُنْهٰى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ جلد 7 صفحہ 455

ماں باپ کو گالی دینا:۔

ماں باپ کو اف تک کہنا منع ہے اور ان کی نافرمانی کرنا حرام ہے جس طرح کہ حدیث صحیح میں آپ کا فرمان ہے ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ عُقُوقُ الْأُمَّهَاتِ﴾ ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿سُئِلَ عَنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ﴾ سب سے بڑے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو شرک کے بعد آپ نے فرمایا ﴿وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ﴾ ماں باپ کی نافرمانی۔ اور کہیں فرمایا ﴿ثلاثة حَرَّمَ اللّٰهُ عليهم الجَنَّةَ﴾ تین آدمیوں پر جنت حرام ہے (وہ جہنم میں جائیں گے) ان میں سے ﴿وَالْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ﴾ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔

قارئین کرام! جب ماں باپ کو اف کہنا منع ہے اور ان کی نافرمانی کرنا حرام ہے اور موجب جہنم ہے تو پھر ان کو برا بھلا کہنا، گالی گلوچ کرنا کس قدر بڑا اور برا گناہ ہوگا اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿23﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبَّ أُمَّهُ﴾ 1

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الادب باب لَايَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ جلد 7 صفحہ 418

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اس کی ماں برا بھلا کہے گا۔

اور صحیح مسلم شریف کے الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

﴿مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبَّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ﴾ 1

ترجمہ: آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں کوئی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور کوئی دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ماں باپ کی عزت وتوقیر اور دلی احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

غلام (یاملازم) کو گالی دینا:۔

تقریباً ہر شعبہ میں اپنے سے کم تر کو گالی دینا معمول ہے۔ باپ بیٹے کو،

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان باب الکَبَائِرِ وَاَکْبَرِھَا جلد 1 صفحہ 132

استاذ شاگرد کو، مالک ملازم کو گالیاں دیتا ہے، چاہے غصے میں یا مذاق میں۔ اور زبان کا غلط استعمال عادت بن چکی ہے حالانکہ یہ سراسر شیطنت رب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے۔

حدیث نمبر ﴿24﴾

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قلتُ: یا نبیَّ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الرجُلُ یَشْتُمُنِی وهُوَ دونی، أعَلیَّ مِنْ بَأْسٍ أنْ أَنْتَصِرَ منه؟ قال: المُسْتَبَّانِ شَیْطَانانِ یتهاترانِ، ویَتکاذَبانِ﴾[1]

ترجمہ: میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ایک آدمی مجھ سے ادنیٰ (کمتر یعنی ملازم وغیرہ) ہے مجھے گالی دیتا ہے کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس سے بدلہ لے لوں، تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا دونوں گالی دینے والے شیطان ہیں جو بے ہودگی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمایئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گالی گلوچ کرنے والوں کو شیطان کہہ رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور وعید کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو گالی گلوچ سے محفوظ فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿25﴾

حضرت معرور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

---

1 صحیح الترغیب والترهیب، کتاب الادب ،باب الترهیب من السباب حدیث نمبر 2781 جلد نمبر 3

﴿لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ. إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبِسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ﴾[1]

ترجمہ: میں ابوذر سے ربذہ میں ملا وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی جوڑا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص یعنی غلام کو برا بھلا کہا تھا اور اس کی ماں کا طعنہ دیا (یعنی گالی دی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معلوم کر کے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! تو نے اسے ماں کی عار دلائی ہے، بے شک تجھ میں ابھی کچھ زمانۂ جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ (یاد رکھو) ماتحت لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی بنا پر) انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو بھی وہی کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہی کپڑا اسے پہنائے جو آپ پہنتا ہے اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لئے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔

---

[1] صحیح بخاری شریف (مترجم)، کتاب الایمان باب المعاصی من امر الجاهلیة جلد 1 صفحہ 214

حدیث نمبر ﴿26﴾

صدیقہ کائنات حضرت عائشہ بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ

﴿مَرَّ النبیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم بأبی بکرٍ وھو یلعَنُ بعضَ رَقیقِهِ فالْتَفتَ إلیه وقال لعَّانینَ وصدِّیقین؟ کلا وربِّ الکعبة فعتقَ أبوبکر رضی اللّٰہ عنه یومَئذٍ بعضَ رَقیقِهِ قال ثُمَّ جَاءَ إلی النبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال: لاأعودُ﴾ 1

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے کسی غلام کو لعن طعن (برا بھلا) کہہ رہے تھے آپ ﷺ حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا لعن طعن کرنے والے اور صدیق کہلانے والے رب کعبہ کی قسم یہ دونوں چیزیں ہرگز اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس دن کچھ غلاموں کو آزاد فرمادیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔اللہ اکبر

یادرہے! جو باپ بیٹے کو، استاذ شاگرد کو اور مالک غلام کو گالیاں دیتا رہے گا تو کل کو بیٹا، شاگرد اور غلام بھی یہی کچھ کرے گا اور سارا گناہ ابتداء کرنے والوں کو ہوگا۔

بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور سمجھدار احباب کو دیکھا گیا ہے کہ وہ طالب علم کو اکثر گدھا، اُلو یا شیطان کہہ کر پکارتے ہیں جو کہ سراسر اخلاق اور منصب کے

---

1 صحیح الترغیب والترھیب کتاب الادب باب الترھیب من السباب جلد 3 صفحہ 57

خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

کئی ناعاقبت اندیش الزام تراشی سے بھی گریز نہیں کرتے اپنے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے الزام لگا دیتے ہیں جو کہ انتہائی ظلم ہے ایسے لوگوں کو آپ ﷺ کی اس وعید سے ڈر جانا چاہیے۔

حدیث نمبر ﴿27﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنٰى يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَومَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ﴾[1]

ترجمہ: جس نے اپنے غلام (ملازم) پر زنا کی تہمت لگائی قیامت کے روز اس کو حد لگائی جائے گی۔مگر یہ کہ اسی طرح ہو کہ جس طرح اس نے کہا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ اپنے ملازم یا ماتحت کو کمزور سمجھتے ہوئے اس پر زیادتی، ظلم اور ستم نہیں کرنا چاہیے۔جو کوئی شخص اپنے ماتحتوں کے ساتھ سختی یا بیہودگی سے پیش آئے گا یا ان پر الزام لگائے گا تو روز قیامت اسے پورا پورا حساب دینا پڑے گا۔

شرابی کو گالی دینا:۔

کسی برے کو گالی دینا جلتی پہ تیل چھڑکنے کے مترادف ہے اور اس کی برائی کا اچھائی کے ساتھ مقابلہ کرنا اس کو راہ راست پر لانے کا بہترین طریقہ ہے۔

---

1 صحیح بخاری شریف ، کتاب الحدود ، باب قذف العبید جلد 12 صفحہ 185 مع الفتح

حدیث نمبر ﴿28﴾

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أبوهُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، والضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ القَومِ: أَخزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ لاتَقُولُوا هذا لاتُعِينُوا عليهِ الشَّيْطَانَ﴾ 1

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو شراب پئے ہوئے تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں بعض وہ تھے جنہوں نے اسے ہاتھ سے مارا بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے اسے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تجھے رسوا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح کے جملے نہ کہو، اس کے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کر۔

اسی طرح زانی، چور، خائن وغیرہ کو بے ہودہ گالیاں دینا، لعن طعن کرنا

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الحدود باب الضَّرْبِ بِالجَرِيْدِ والنِّعال جلد 8 صفحہ 154 شارح حدیث، ماہر علم رجال حضرت علامہ امام شہاب الدین ابوالفضل العسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ﴿ويستفاد من ذلك منع الدعاء على العاصي بالإبعاد عن رحمة الله كاللعن﴾ اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ نافرمان کے لئے اللہ کی رحمت سے دوری کی بددعا نہیں کرنی چاہیے یعنی لعن طعن کرنا۔ فتح الباری طبع مصر جلد 15 صفحہ نمبر 71 تحت هذا الباب والكتاب

جیسا کہ اکثر لوگوں کی بری عادت ہے شرعاً ناجائز ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ دین اسلام کسی حالت میں کسی کے متعلق غلط زبان استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمیں اسلامی تعلیمات کا خیال رکھنا چاہیے۔

مردے کو گالی دینا:۔

جب کوئی شخص اس دنیا سے چلا جائے تو اس کا پیچھا چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ اب اس کا اور اس کے اللہ کا معاملہ ہے اچھے عمل کی جزا اور برے عمل کی سزا اللہ تعالیٰ خود ہی دیں گے۔ مرنے کے بعد برا کہنے پر ہمارے اعمال تو ضائع ہو سکتے ہیں، گناہ تو بڑھ سکتے ہیں لیکن مرنے والے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا اس لئے مردے کو قطعاً گالی نہیں دینی چاہیے۔

حدیث نمبر ﴿29﴾

سیدہ صدیقہؓ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں

﴿قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّم: لاتَسُبُّوا الأمواتَ فإنَّهُمْ قَد أفضَوا إلى ماقَدَّموا.﴾[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کو گالی نہ دو۔ بالاشبہ انہوں نے جو آگے بھیجا اسے پالیا۔

حدیث نمبر ﴿30﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿إِنَّ رَجُلا وَقَعَ فِي أَبٍ لِلْعَبَّاسِ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

1۔ صحیح بخاری شریف، کتاب الجنائز باب ماینھی من سب الاموات جلد 3 صفحہ 258 مع الفتح

فَلَطَمَهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا، فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَ نَا، أَلا إِنَّ الْبَذَاءَ لُؤْمٌ﴾1

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت عباسؓ کے زمانہ جاہلیت کے کسی بزرگ کے بارہ میں برا بھلا کہا، آپ نے اس کو تھپڑ مارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے مردوں کو گالیاں دے کر زندوں کو تکلیف نہ دو۔ خبردار! بے شک بیہودہ گوئی کمینہ پن ہے۔

نوٹ: یہاں یہ بات یاد رہے کہ وہ ظالم حکمران جنہوں نے اسلامی حدود و قیود کو پامال کرتے ہوئے ظلم وستم کا بازار گرم کیا اور شرعی احکام کا مذاق اڑایا، ہمارے اکابرین، صحابہ کرام، تابعین عظام اور اولیاء کرام پر تلوار، ہاتھ اور زبان سے دکھ دیا اور ان کو تکالیف ومصائب سے دوچار کیا ان کے متعلق سچے حقائق بیان کرنا جو مستند اور معتمد کتابوں اور سندوں سے ثابت ہوں۔ وہ اس ضمن میں قطعاً نہیں آتے، کیونکہ ہمارے محدثین اور اسلاف کا یہ شیوہ تھا کہ انہوں نے حقائق کی پردہ پوشی نہیں کی بلکہ نقاب کشائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بات اور حکم کو اس کے دائرہ میں رہ کر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

جانور (یا سواری) کو گالی دینا:۔

کئی بندے تو گدھوں کو گالیاں دیتے رہتے ہیں اور لعن طعن کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ ویسے سائیکل، موٹر سائیکل، کار وغیرہ اگر خراب ہو جائیں تو

1 سنن نسائی شریف کتاب الجنائز، جلد 1 صفحہ 222 نضرۃ النعیم جلد 9 صفحہ 4050 اسنادہ صحیح

ان بچاروں کو بھی ہماری گالیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ایسا شخص جو حیوان اور بے زبان و بے جان کو گالیاں دیتے ہوئے سوچتا یا شرماتا نہیں وہ بے رہ روی اور آوارگی کی آخری حدوں کو پھلانگ چکا ہے اور بے برکتی اور نحوست اس کا مقدر بن چکی ہے۔ایسے شخص کو اس بری عادت سے جلد چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے وگرنہ تباہی سر پہ کھڑی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں پیاری زبان سے پیار بات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿31﴾

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿كَانَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فى سفَرٍ يسيرُ فلَعن رجلٌ ناقةً، فقال: اين صاحبُ الناقةِ؟ فقال الرجلٌ أنا فقال أخِّرْها، فقد أجيبَ فيها﴾[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں چل رہے تھے کہ ایک شخص نے اونٹنی پر لعنت کی تو آپ نے فرمایا اس اونٹنی کا مالک کہاں ہے؟ تو ایک شخص نے کہا میں ہوں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کو دور کر دے تحقیق اس کے متعلق لعنت کو قبول کر لیا گیا۔

حدیث نمبر ﴿32﴾

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿سَارَ رَجلٌ مع النَّبيِّ صلى اللّٰه عليه فلعن بعيرَه فقال

1۔ صحیح الترغیب والترھیب کتاب الادب باب الترھیب من السباب جلد 3 صفحہ 64

النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یاعبدَاللّٰه! لا تَسِرُ معنا علی بَعِیرٍ مَلعُونٍ﴾1

ترجمہ: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اس نے اپنے اونٹ پر لعنت کی ۔تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے ہمارے ساتھ لعنتی اونٹ پر سفر نہ کر۔

حدیث نمبر ﴿33﴾

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

﴿خُذوا ما علَیْها ودَعوها فإنَّها مَلْعونَةٌ ! قال عمران: فکأنِّی أراها الان تَمْشی فی الناس مایَعْرِضُ لها أحَدٌ﴾2

ترجمہ: جو اس پر ہے (یعنی سامان وغیرہ) وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے حضرت عمران فرماتے ہیں میں نے اس کو دیکھا وہ لوگوں میں چل رہی تھی اور کوئی اس کو نہیں پکڑتا تھا۔

ہوا کو گالی دینا:۔

ہوا ہماری اشد ضرورت ہے اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے اور یہ اللہ کے حکم سے چلتی ہے کبھی تیز اور کبھی سست ۔تصریف الریاح (ہواؤں کا پھیرنا) یہ ذات باری تعالیٰ کے کنٹرول میں ہے اور جب یہ آندھی کی صورت اختیار کر

---

1 صحیح الترغیب والترھیب کتاب الادب باب الترھیب من السباب جلد 3 صفحہ 64

2 صحیح مسلم شریف کتاب البر والصلۃ باب النھی عن لعن الدواب جلد 2 صفحہ 323

جائے تو بجائے بے ہودہ گوئی اور واویلا کے بہتری کا سوال کرتے ہوئے اپنے اللہ کے سامنے جھک جانا چاہیے۔ یہی قرآن کا حکم اور سیرت کا پیغام ہے۔

حدیث نمبر ﴿34﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿أنَّ رجُلاً لعنَ الريحَ عند رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقال: لاتَلْعَنِ الرِيْحَ، فإنَّها مأمورةٌ، مَنْ لَعنَ شَيْئًا لَيْسَ له بأهْلٍ رجعَتِ اللعْنَةُ عَلَيْهِ﴾ 1

ترجمہ: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا پر لعنت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کر یہ تو اللہ کے حکم کی پابند ہے جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو اس کی مستحق نہ تھی تو لعنت واپس لعنت بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

حدیث نمبر ﴿35﴾

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لاتَسُبُّوا الرِّيحَ فَإذَا رَأيْتُمْ مَاتَكْرَهُونَ، فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ إنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَافِيْهَا وَخَيْرِ مَاأُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوْبِكَ مِنْ شَرِّهَذِهِ

---

1 ابوداؤد شریف، کتاب الادب باب اللعن، جلد 4 صفحہ 430 صحیح الترغیب والترھیب کتاب الادب باب الترھیب من السباب جلد 3

الرِّيحِ وَشَرِّمَافِيهَا وَشَرِّمَا أُمِرَتْ بِهِ﴾1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ہوا کو گالی نہ دو جب تم ہوا میں کوئی ناپسندیدہ بات محسوس کرو تو کہو کہ اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا کی بہتری کا سوال کرتے ہیں۔ اور جو اس میں ہے اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کی بہتری کا سوال کرتے ہیں اور اے اللہ ہم اس ہوا کے شر سے اور جو اس میں ہے اور جس کا یہ حکم دی گئی ہے تیری پناہ میں آتے ہیں

حدیث نمبر ﴿36﴾

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

﴿سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بالرَّحْمَةِ، وَتَاتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُوااللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا﴾2

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہوا اللہ کے حکم سے رحمت اور عذاب کے ساتھ آتی ہے جب تم اس کو دیکھو تو اس کو گالی مت دو۔ بلکہ اللہ سے بہتری کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ میں آؤ۔

حدیث نمبر ﴿37﴾

صدیقہ کائنات ارشاد فرماتی ہیں کہ

---

1 جامع ترمذی شریف ابواب الفتن، باب ماجاء في النهي عن سب الرياح جلد 3 صفحہ 242 اسنادہ صحیح۔ 2 سنن ابی داؤد شریف کتاب الادب باب لایقول اذا هاجت الریح جلد 4 صفحہ 486

﴿كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وسلم إذا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَمَافِيْهَا، وَخَيْرَمَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّمَافِيْهَا،وَشَرِّمَا أُرْسِلَتْ بِهِ﴾ 1

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت ہوا چلتی تو فرماتے اے اللہ میں تجھ سے اس کی بہتری جو اس میں ہے اس کی بہتری اور جس حکم کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کی بہتری کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس میں ہے اور جو جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے۔

ان تمام روایات کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح ہوا کہ ہوا، آندھی یا زلزلہ اور موسمی حالات جس قدر چاہے خراب کیوں نہ ہوں ہوا، بارش، طوفان آندھی وغیرہ کو برا بھلا کہنا گالی گلوچ اور لعن طعن نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سنت طریقہ کے مطابق مسنون دعائیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرغ کو گالی:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو گالی دینے سے بھی منع فرمایا بلکہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب تم مرغ کی آواز کو سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

حدیث نمبر ﴿38﴾

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب صلوۃ الاستسقاء، حدیث نمبر 1985 جلد 1 صفحہ 740

﴿قَال رسُولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا تَسبُّوا الدِّيکَ فإنَّه يوقِظُ للصلاةِ﴾ 1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرغ کو گالی مت دو بے شک وہ نماز کے لئے اٹھاتا ہے۔

حدیث نمبر ﴿39﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿أنَّ ديکاً صرَخ قريباً مِنْ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقال رجلٌ اللهمَّ الْعَنْهُ، فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مَهْ! كلا إنه يدْعو إلى الصَّلاةِ﴾ 2

ترجمہ: ایک مرغ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چیخنا شروع کر دیا تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ اس پر لعنت کر تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رک جاؤ ہرگز لعنت نہ کرو بے شک یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

مسند بزار اور طبرانی کے الفاظ کے مطابق آپ نے فرمایا ﴿لاتَلْعَنه، ولا تسبّه، فإنه يدعو إلى الصلاة﴾ نہ اس پہ لعن طعن کرا اور نہ اس کو گالی دے۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ مرغ وغیرہ کو گالی گلوچ، برا بھلا اور لعن طعن نہیں کرنا چاہیے۔

---

1 سنن ابی داؤد شریف، کتاب الادب، باب فی الدیک، جلد 4 صفحہ 487

2 صحيح الترغيب والترهيب كتاب الادب باب الترهيب من السباب جلدنمبر 3

بخار کو گالی دینا:۔

صحت اور تندرستی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔اور بالخصوص اس کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب انسان کو بیماری، مرض یا تکلیف کا سامنا کرنا پڑے اور مومن آدمی کا بیمار ہونا یا اس کو بخار آنا اس کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے حتی کہ مومن آدمی کو اگر کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اپنے بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور صحیح حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کی وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ مومن بندے کے گناہوں کو معاف کرتے ہیں اور اس کے درجات کو بلند فرماتے ہیں۔اس لئے تلخی یا شدت بخار میں بخار کو ہرگز گالی نہیں دینی چاہیے۔گالی تو درکنار معمولی برا بھلا بھی نہیں کہنا چاہیے۔

حدیث نمبر ﴿40﴾

صحابی رسول سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ

﴿أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ مَالَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ أُمَّ الْمُسَيِّبِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ: لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ﴾ [1]

---

[1] صحیح مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ باب ثواب المؤمن جلد 2 صفحہ 319

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیّب کے گھر گئے آپ نے فرمایا اے ام سائب یا ام مسیّب تم کانپ کیوں رہی ہو تو وہ کہنے لگی بخار کی وجہ سے اللہ اس میں برکت نہ کرے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو گالی مت دے بلاشبہ بخار بنو آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

قارئین کرام! مقام غور ہے کہ ﴿ لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْهَا ﴾ یہ کوئی بیہودہ گوئی یا گالی نہیں لیکن اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گالی سے تعبیر فرمایا اور سختی کے ساتھ منع فرما دیا۔ ہماری یہ ایمان کی کمزوری ہے کہ ہم بیماری میں بہت کچھ کہہ جاتے ہیں اور اللہ کی ذات پر گلے شکوے اور مرض کو گالی گلوچ برا بھلا کہنا ہمارے عادت بن چکی ہے۔ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور فرامین کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے مرض سے محفوظ رکھے اور اپنی خاص رحمت فرمائے۔

بالخصوص روزے دار گالی نہ دے:۔

گالی دینا کسی بھی حالت میں جائز نہیں چہ جائے کہ روزہ رکھنے والا اس گناہ کا ارتکاب کرے جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے حلال چیزوں کو چھوڑ رکھا ہے اس کو بے ہودہ گوئی فحش گوئی اور بدزبانی بالاولیٰ چھوڑنی چاہیے۔ وگرنہ اس کا روزہ اس کو کچھ فائدہ نہیں دے گا بلکہ باعث عذاب بن جائے گا۔

حدیث نمبر ﴿41﴾

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

﴿أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، ﴾1

ترجمہ: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ گناہوں سے ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے۔ اور نہ ہی شور مچانا چاہیے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا چاہیے بلکہ خاموش رہیں یا یہ کہہ کر دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حاجی دوران حج گالی گلوچ نہ کرے:۔

ایسا شخص جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے بیت اللہ کا طواف کرے صفا مروہ کی سعی کرے اور "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ" کی صداؤں کو بلند کرے اور اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائی کو گالی گلوچ بھی کرے یہ کیسے درست ہو سکتا ہے............؟؟ اسی لئے شریعت مطہرہ نے حاجی صاحب

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الصیام باب هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ جلد 2 صفحہ 176

بالخصوص بیہودہ گوئی، لچر بیانی اور گالی گلوچ سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

حدیث نمبر ﴿42﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾[1]

ترجمہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اس لئے حج کرنیوالے کو لغویات اور فضولیات سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔ لچر زبانی فحش گوئی اور بیہودگی کے قریب تک نہیں جانا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اتنا سفر اور اتنی رقم خرچ کرنے کے باوجود حج کے اصل ثواب سے محروم ہو جاؤ۔

لعن طعن کرنا:۔

بات بات پر لعنتی کہنا یا یہ کہنا کہ ’’تیرے تے لعنت ہووے‘‘ ہمارا معمول بن چکا ہے اور نیکی کر کے اس کو جتا دینا اور طعنے دینا یہ ہماری عادت ہے جو کہ ہمارے لئے سامان تباہی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے لعن طعن کرنے کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ بھی بہت بڑا سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے اور گالی گلوچ کی طرح سختی کے ساتھ لعن طعن کرنے سے بھی شریعت مطہرہ نے

---

[1] صحیح بخاری شریف، کتاب الحج باب فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ جلد 2 صفحہ 542

منع فرمایا ہے۔ آیئے! آنے والی احادیث کو غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ کہیں یہ عادت ہمیں لے نہ ڈوبے، کیونکہ اکثر گناہ ایسے ہیں جو انجام کے لحاظ سے بڑے تباہ کن ہوتے ہیں لیکن ہم ان کی پرواتک نہیں کرتے اور بے پروائی سے کرتے چلے جاتے ہیں اور ہمیں احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم گناہ کر رہے ہیں۔

حدیث نمبر ﴿43﴾

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لَا تَلاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِهِ، وَلَا بِالنَّارِ﴾ 1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ تم آپس میں لعنت کرو اللہ کی لعنت کے ساتھ اور نہ ہی اس کے غضب کے ساتھ اور نہ ہی اس کی آگ کے ساتھ۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو یہ نہ کہو کہ اللہ کی تجھ پہ لعنت ہو یا اللہ کا تجھ پر قہر و غضب نازل ہو یا اللہ تجھے جہنم میں پھینکے۔

حدیث نمبر ﴿44﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لَا یُکُونُ الْمُؤمِنُ لَعَّانًا﴾ 2

---

1 صحیح الترغیب والترهیب ،کتاب الادب ، باب الترهیب من السباب جلد3 حدیث 2787

2 صحیح الترغیب والترهیب ،کتاب الادب ، باب الترهیب من السباب جلد3 حدیث 2787

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن لعن طعن کرنے والا نہیں ہوتا۔

یعنی لعن طعن کرنا مومن کے شایان شان نہیں بلکہ یہ منافق اور فاسق آدمی کی نشانی ہے کہ وہ بات بات پر لعن طعن کرتا ہے۔

حدیث نمبر ﴿45﴾

حضرت جرموذ جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قلتُ یا رسولَ اللّٰہ! أوصِنی؟ قال: أوصِیکَ لَا تکونُ لعّانًا﴾ 1

ترجمہ: میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے وصیت فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ لعن طعن نہ کر۔

حدیث نمبر ﴿46﴾

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قال رسول اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم إن العبدَ إذا لَعَنَ شیئًا صعدتِ اللعنةُ إلی السماء، فتُغْلَقُ أبوابُ السماءِ دونها، ثم تھبطُ إلی الأرْضِ فَتُغْلَقُ أبْوَابُھَا دونھا، ثم تأخذُ یمیناً وشمالاً، فإن لم تجدْ مساغًا رجعت إلی الذی لُعِنَ، فإن کان أھلاً وإلا رَجَعَتْ إلی قائِلِھا﴾ 2

---

1 صحیح الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترھیب من السباب جلد 3 حدیث نمبر 2788 ۔ 2 سنن ابی داؤد شریف، کتاب الادب، باب اللعن، جلد 4 صفحہ 429۔ وصححہ الالبانی فی الترغیب حدیث نمبر 2792 جلد نمبر 3

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اس کی لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ پس آسمان کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے۔ پس زمین کے دروازوں کو بھی بند کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ دائیں بائیں راستہ تلاش کرتی ہے۔ پس اگر اسے کوئی راستہ نظر نہ آئے تو جس پر لعنت کی جاتی ہے اس پر لوٹتی ہے۔ اگر وہ اس کا مستحق ہو وگرنہ وہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

حدیث نمبر ﴿47﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: إن اللَّعنَةَ إذا وُجِّهتْ إلی مَنْ وُجِّهَتْ إلیه، فإنْ أصابَتْ علیه سَبِیلاً، أو وَجَدتْ فیه مَسْلکاً، وإلا قالَتْ: یارَبِّ! وُجِّهَتُ إلی فلان فلَمْ أجدْ فیه مَسْلَکاً، وَلَمْ أجِدْ علیه سَبیلاً، فیقالُ لها، ارْجِعی مِنْ حیثُ جِئْتِ﴾[1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ بے شک لعنت جس شخص کی طرف بھیجی جاتی ہے اگر وہ راستہ پا لے تو ٹھیک ہے وگرنہ وہ رب تعالیٰ کو کہتی ہے کہ اے اللہ میں فلاں شخص کی طرف بھیجی گئی تھی لیکن میں نے اس کی طرف کوئی راستہ نہیں پایا (یعنی اس کو

---

1 صحیح الترغیب والترھیب، کتاب الادب باب الترھیب من السباب جلد 3 حدیث نمبر 2793

اپنا مستحق نہیں پایا) تو اس کو جواب دیا جاتا ہے۔جس نے تجھ کو بھیجا ہے اسی کی طرف لوٹ جاؤ۔

حدیث نمبر ﴿48﴾

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مَنْ حلَف علی یمین بملّة غیر الإسْلامِ کاذباً متعَمِّداً، فهو کما قال، ومنْ قتلَ نَفْسهُ بشَیء، عُذِّبَ بهِ یومَ الْقِیامَةِ، ولیسَ علی رجلٍ نَذرٌ فیما لا یَمْلِکُ، وَلَعْنُ الْمُؤمِنِ کَقَتْلِهِ﴾1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے جان بوجھ کر اسلام کے علاوہ کسی ملت کی جھوٹی قسم اٹھائی، وہ اسی طرح ہوگا جس طرح اس نے کہا اور جس نے اپنے آپ کو کسی شے کے ساتھ قتل کیا قیامت کے روز اسی شے سے اس کو عذاب دیا جائے گا۔(یعنی خودکشی کرنے والا) اور جس چیز کی آدمی طاقت نہیں رکھتا اس چیز کی اس پر کوئی نذر نہیں۔اور مومن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مانند ہے۔

حدیث نمبر ﴿49﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أنَّ رسول اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا ینبَغِی

---

1 اللولووالمرجان جلد 2/صحیح الترغیب والترھیب جلد 3 صفحہ 65

لِصِدِّيقٍ أنْ يكونَ لَعَّانًا﴾1

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدیق کے لئے لائق نہیں کہ وہ لعن طعن کرے۔

حدیث نمبر ﴿50﴾

حضرت ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لا يكونُ اللعّانون شُفَعاءَ ولا شُهَداء يومَ القِيامَةِ﴾2

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لعنت کرنے والوں کی سفارش قبول ہوگی نہ گواہی قبول ہوگی۔

ان احادیث صحیحہ کی روشنی میں ہمیں اپنی کچھ اصلاح کر لینی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری تمام کی ہوئی لعنتیں واپس ہم پر ہی لوٹ آئیں اور ہمیں یہ بوجھ اٹھانا پڑے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ باب عن لعن الدواب جلد 2 صفحہ 232 اور مستدرک حاکم کے لفظ یہ ہیں ﴿لایَجْتَمِعُ أنْ تَكُونُوا لَعَّانِيْنَ صِدِّيقِينَ﴾ یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتی تم لعنت بھی کرو اور صدیق بھی کہلاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے۔ سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿كُنَّا إذا رأيْنَا الرجُلَ يلعنُ أخاه رأينا أنْ قد أتى باباً مِنَ الكبائِرِ﴾ جب ہم کسی آدمی کو اپنے بھائی پر لعنت کرتے ہوئے دیکھتے تو ہم یہ گمان کرتے تھے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ اندازہ فرمائیں کہ لعن طعن کس قدر بری چیز ہے۔

2 رواہ مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ باب عن لعن الدواب جلد 2 صفحہ 232-صحیح الترغیب والترهیب، کتاب الادب حدیث نمبر 2786

سب سے بدترین شخص

قارئین کرام! اس شخص سے بڑھ کر بدتر کون ہوسکتا ہے جس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بدترین شخص قرار دیں۔ صرف اس کی بیہودہ گوئی، لچر زبانی، گالی گلوچ اور لعن طعن کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذکورہ تمام خامیوں سے محفوظ فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿51﴾

صدیقہؓ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

﴿اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُوا الْعَشِيْرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ﴾ 1

ترجمہ: ایک آدمی نے حضور سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے گھر والوں کو کہا اس کو اجازت دے دو یہ اپنے قبیلہ کا بدترین آدمی ہے جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس سے بڑی نرمی سے گفتگو کی عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا یارسول اللہ آپ نے اس کے بارے میں پہلے وہ بات کہی پھر نرمی سے اس سے باتیں کی تو آپ نے جواب دیا عائشہ سب سے برا آدمی وہ ہے جس کو لوگ اس کی فحش باتوں کے ڈر سے چھوڑ دیں۔

اکثر لوگ اپنے مسلمان بھائی کو بے عزت کرنے، ذلیل کرنے اور گالیاں دینے میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے حتیٰ کہ حساس رشتہ داری کا احساس بھی ختم کر بیٹھتے ہیں اور [illegible] نظروں سے گر جاتے ہیں اور مظلوم ان کی شکل تک دیکھنا برداشت نہیں کرتا۔ الا من رحم ربی۔

اپنی طرز کی ایک منفرد تفسیر جس میں مناظرانہ اسلوب کے ساتھ باطل نظریات کا رد کیا گیا ہے۔
منکرین حدیث، جدیدیت کے علمبرداروں، منکرین معجزات کا جواب دیا گیا ہے۔
اہم مقامات پر آیت کا شان نزول بیان کر دیا گیا ہے۔
یہ تفسیر اپنی مثال آپ ہے۔

بین السطور ترجمہ قرآن عمدہ اور معیاری کمپوزنگ
طباعت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ

از قلم:
شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

اصح الکتب بعد کتاب اللہ

تدوین حدیث، اصول حدیث، مقام حدیث اور حجیت حدیث کی وضاحت اور منکرین حدیث کے اشکالات کے رد میں جامع مقدمہ ● اختلافی مسائل میں فریقین کے دلائل اور ان کا انصاف پسندانہ تجزیہ ● فتح الباری عون المعبود، تحفۃ الاحوذی اور مرعاۃ المفاتیح وغیرہ شروحات سے منتخب علمی فوائد

۸ جلدوں پر مشتمل ● قیمت انتہائی مناسب

مسلک سلف صالحین کی روشنی میں بہترین تشریح عربی متن جلی خط میں اعراب کے ساتھ ترجمہ نہایت آسان، بامحاورہ اور عوام اور خواص کے لیے یکساں مفید

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ
کے قلم سے فرامین نبوی کے صحیح ترین مجموعے کی لاجواب تشریح

اعمال صالحہ اور ان کے اجر و ثواب سے متعلق احادیث نبویہ کا بے مثال مجموعہ

فی ثواب العمل الصالح

۲ جلدوں پر مشتمل ● جاذب نظر

تحقیق وتخریج
ڈاکٹر عبدالملک بن عبداللہ بن دہیش

ترجمہ
ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف

آپ کی زندگی کا رخ بدل دینے والی کتاب
ظاہری اور معنوی حسن سے مزین

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی متفق علیہ احادیث کا مجموعہ

فیما اتفق علیہ الشیخان

مرتب
فضیلۃ الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ

ترجمہ مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ ● مولانا عبدالرشید تونسوی حفظہ اللہ